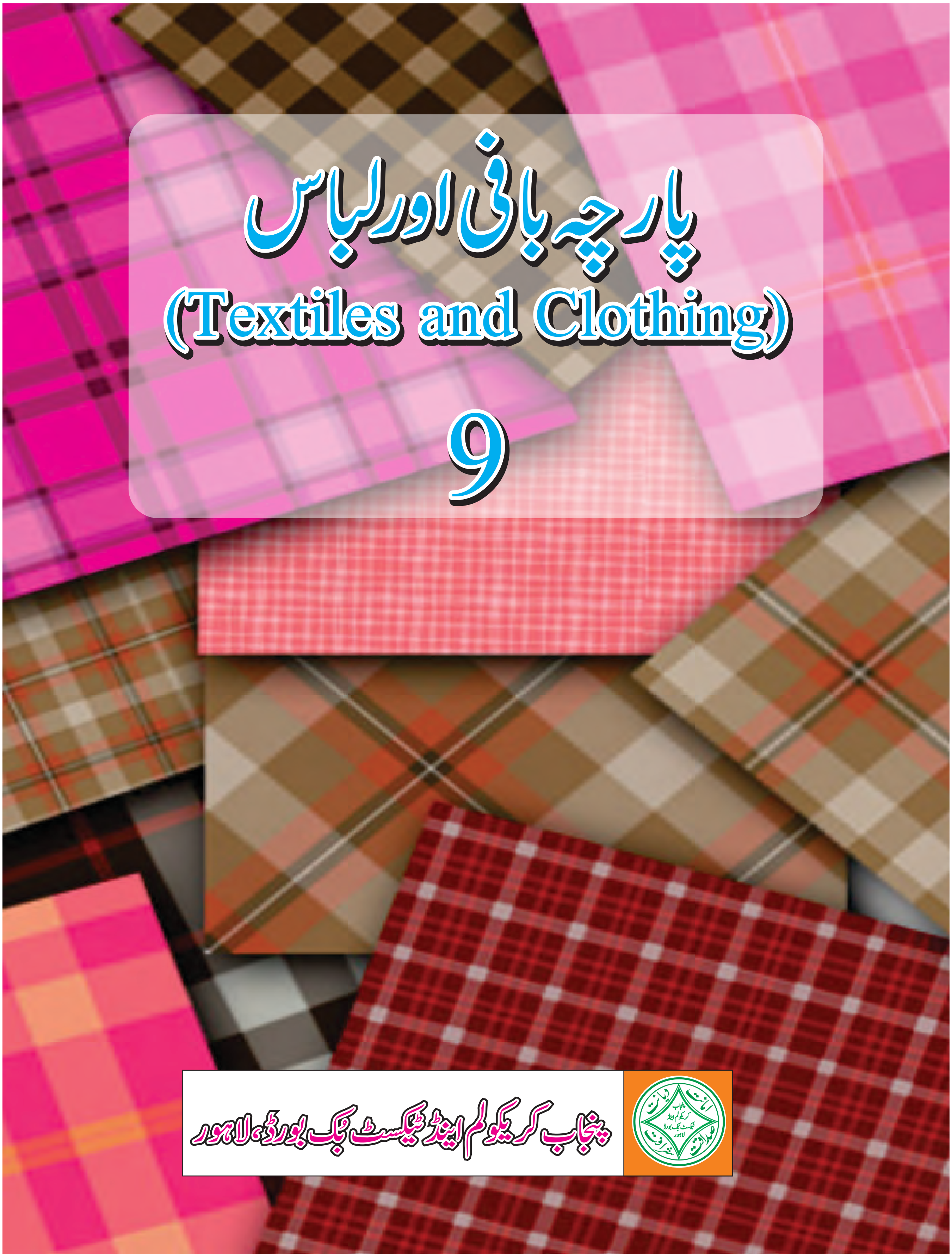

پارچہ بافی اور لباس

(Textiles and Clothing)

9

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
منظور کردہ: پنجاب کری کولم اتھارٹی، وحدت کالونی، لاہور بمطابق مراسلہ نمبر PCA/13/257 مورخہ 08.01.2013۔

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کُتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فہرست

باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
1	**پارچہ بافی اور لباس** 1.1 پارچہ بافی اور لباس کی تعریف 1.2 لباس کا ارتقاء 1.3 پارچہ بافی اور لباس کے مطالعہ کی اہمیت 1.4 عہدِ حاضر میں پارچہ بافی اور لباس کے مطالعہ کی ضرورت	1
2	**پارچہ بافی کے ریشے** 2.1 پارچہ بافی کے ریشوں کی درجہ بندی 2.2 قدرتی ریشوں کی خصوصیات 2.3 انسانی خودساختہ ریشوں کی خصوصیات	20
3	**پاکستان میں پارچہ بافی کی صنعت** 3.1 قدرتی ریشوں کی پیداوار کے اہم علاقے 3.2 پارچہ بافی کی صنعت کے مراکز 3.3 بنائی اور سلائی کے صنعتی مراکز	31
4	**ریشوں کی شناخت** 4.1 ریشوں کی شناخت کے طریقے	37

صفحہ نمبر	عنوانات	باب نمبر
47	**پارچہ بافی کے بنیادی طریقے** 5.1 بُنت اور کھڈی (Loom and Weaving) 5.2 صنعتی بنائی (Industrial Knitting) کے مختلف طریقے	5
65	**ٹیکسٹائل ڈیزائن** 6.1 ٹیکسٹائل ڈیزائن 6.2 صنعتی پیمانے پر بننے والے ٹیکسٹائل ڈیزائن 6.3 رنگ اور ٹیکسٹائل	6
78	**لباس کا انتخاب** 7.1 لباس کے انتخاب میں ٹیکسٹائل کے علم کی اہمیت 7.2 لباس کا انتخاب 7.3 خریداری کے اصول	7
94	اصطلاحات	

مصنفہ: مسز شاھین پرویز
پروفیسر، ہیڈ آف ٹیکسٹائل اینڈ کلودنگ ڈیپارٹمنٹ،
گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس، گلبرگ، لاہور

ایڈیٹر / نگران: مسز زبیندہ مشکور
سینئر ماہر مضمون (ہوم اکنامکس) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

کمپوزنگ اینڈ لے آؤٹ: محمد اعظم

ناشر:
پرنٹرز:

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد	قیمت

1 پارچہ بافی اورلباس
(Textiles and Clothing)

عنوانات (Contents)

1.1 پارچہ بافی اورلباس کی تعریف

1.2 لباس کاارتقاء

1.3 پارچہ بافی اورلباس کے مطالعہ کی اہمیت

1.4 عہدحاضر میں پارچہ بافی اورلباس کے مطالعہ کی ضرورت

طلبہ کے سیکھنے کے ماحصل (Students' Learning Outcomes)

ان عنوانات کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ وہ

- پارچہ بافی اورلباس کی تعریف کرسکیں
- لباس کے ارتقاء کے بارے میں جان سکیں
- پارچہ بافی اورلباس کے مطالعہ کی اہمیت بیان کرسکیں
- عہدحاضر میں پارچہ بافی اورلباس کے مطالعہ کی ضرورت پرتبادلۂ خیال کرسکیں

1.1 پارچہ بافی اور لباس کی تعریف (DEFINITION OF TEXTILE AND CLOTHING)

1.1.1 پارچہ بافی کی تعریف

"صنعت وحرفت کا وہ شعبہ جہاں قدرتی یا خودساختہ ریشوں سے پارچہ جات کی تیاری اور ان پر تکمیلی عوامل کیے جاتے ہیں۔ پارچہ بافی (Textiles) کہلاتا ہے۔" پارچہ بافی کے علاوہ چمڑہ سازی اور قالین بافی بھی اسی صنعت کا حصہ ہیں۔

1.1.2 لباس کی تعریف

"جسم کو ڈھانپنے، شخصیت کی شناخت اور سجاوٹ کے لیے استعمال ہونے والی کوئی بھی چیز خواہ وہ گھاس، پتے، کھال یا موجودہ عہد کے قدرتی یا انسانی خودساختہ ریشوں سے بنا ہوا کپڑا ہو لباس (Clothing) کہلاتا ہے۔"

1.2 لباس کا ارتقاء (ORIGIN OF CLOTHING)

1.2.1 لباس کے ارتقاء کا پہلا دور

"سب سے پہلا لباس کب بنا" یہ حقیقت تاریخ کے اندھیروں میں گم ہے مگر انسانی ترقی پر کی جانے والی تحقیقات کے دوران ایسے بہت سے ثبوت ملے ہیں جو بڑی حد تک لباس کے ارتقائی مراحل پر روشنی ڈالتے ہیں۔

انسان نے اس دنیا میں اپنا سب سے پہلا مسکن پہاڑوں کے غاروں کو بنایا۔ ان غاروں میں پائے جانے والے آلات، باقیات اور دیواروں کو کھرچ کر بنائی جانے والی اشکال اپنے زمانے کے انسانوں کی کہانیاں سناتی ہیں۔ نیدر لینڈ (وسطی یورپ) میں پائے جانیوالے یہ غار آج سے کم از کم پچاس ہزار سال قبل پتھر کے زمانے کے انسانوں کی آماجگاہ تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ

انسان نے اپنی بقا کے لیے برفانی ریچھ کا شکار کرنا سیکھا۔ اسے کھانے کے بعد اسکی کھال کو بالوں (فر) سمیت اپنا لباس بنایا تا کہ موسم کی شدت سے مقابلہ کر سکے۔

انسان کا پہلا لباس برفانی ریچھ کی کھال سے بنا۔ جسے وہ اپنے اردگرد لپیٹ لیتا تھا پھر کھال کے اندرونی حصے کے کھردرے پن کو دور کرنے کے لیے اس نے پتھر سے چھری نما آلات کا کام لیا تا کہ کھال کے ساتھ چپکے ہوئے گوشت اور چربی کو کھرچ کھرچ کر اسے نرم بنا سکے۔

ابتدائی لباس کو اپنے جسم کے اردگرد لپیٹنے کے لیے اس نے غالباً بڑے کانٹوں کو پن کی طرح استعمال کیا ہوگا مگر جلد ہی اس کی ذہانت نے اسے اس حقیقت سے روشناس کیا کہ کھال جتنی زیادہ اس کی اپنی جسامت کے مطابق ہوگی اتنی ہی زیادہ گرم اور آرام دہ ہوگی۔

وسطی یورپ کے غاروں میں 8000 تا 14000 سال قبل از مسیح پائے جانے والے آثار بتاتے ہیں کہ بعدازاں انسان نے لباس کی تیاری میں سوئی کا استعمال کیا تاکہ کھال کو زیادہ سے زیادہ اپنے جسم کے مطابق بنا سکے اور ایک یا ایک سے زائد کھال کے ٹکڑوں کو تیز دھار پتھر سے کاٹ کر سوئی دھاگے سے سی سکے۔ سوئیاں بنانے کے لیے اس نے پتلی اور نوک دار ہڈیوں کو استعمال کیا۔ جن کا ایک سرا نوکیلا رکھا اور دوسرے سرے میں سوراخ کیا۔ تاکہ بال یا کھال کے لمبے سرے کو اس میں سے گزار کر اسے سوئی دھاگے کی طرح استعمال کر سکے۔ غاروں سے ملنے والی سوئیاں نہایت نفیس اور باریک ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ پتھر کے زمانے کا انسان بھی کافی حد تک کشیدہ کاری کے ہنر سے آگاہ تھا۔

افریقہ کے کچھ قدیم قبیلوں میں آج بھی جانوروں کی کھالوں سے اسی طرح لباس تیار کر کے پہنا جاتا ہے۔

اہم معلومات

سوئی اور دھاگے کی ایجاد تقریباً 15000 سال قبل از مسیح پتھر کے زمانے کے انسان نے کی لیکن بلاشبہ یہ اشرف المخلوقات کی بہترین ایجادات میں سے ایک ہے۔ کیونکہ آج تک لباس خواہ کسی بھی کپڑے کا ہو ہمیشہ سوئی اور دھاگے کے استعمال سے مشین سے یا ہاتھ سے سیا جاتا ہے۔

غاروں میں رہتے ہوئے انسان نے سماجی زندگی کی ابتداء کی۔ پہلے پہل تنہا رہنے والے انسانوں نے خاندان کی صورت میں رہنا شروع کیا اس کے بعد خاندان سے قبیلہ، قبیلے سے آبادی، آبادی سے بستی، بستی سے گاؤں، قصبے، شہر اور پھر ملک میں رہنا شروع کیا۔

غاروں کے اندر پائی گئی تصویر انسان کی ابتدائی سماجی زندگی کی عکاس ہے۔ جانوروں کی کھال کو مختلف لوگوں نے مختلف انداز میں اوڑھ رکھا ہے۔

1.2.2 لباس کے ارتقاء کا دوسرا دور

وقت کے ساتھ ساتھ زندگی گزارنے کے طریقوں میں بھی تبدیلیاں آئیں۔ پہلے خوراک حاصل کرنے کا واحد ذریعہ جنگلی پھل اور جنگلی جانوروں کا شکار تھا۔ پھر انسان نے آہستہ آہستہ کاشتکاری سیکھی۔ ریشے سے کپڑا اپنانے کا فن بھی اسی دور میں شروع ہوا۔ کیونکہ اسی دور میں کپاس اور السی کے پودے سے ریشہ حاصل کیا گیا جس سے دھاگا اور پھر دھاگے سے کپڑا اپنایا گیا۔ جبکہ اسی دور میں انسان نے چند جانوروں کو پالتو بنانا سیکھا۔ لباس کے حوالے سے بھیڑ قابل ذکر ہے۔ جس کے بالوں سے اونی ریشہ حاصل کیا گیا۔

کاشتکاری کا ہنر 6000 تا 7000 سال قبل از مسیح پرانا ہے۔ اسی طرح کپڑے بنانے کا ہنر بھی تقریباً اتنا ہی پرانا ہے۔ اس دور کی اہم ایجاد "پہیہ" ہے۔ جو نہ صرف کاشتکاری کے ہنر کو ترقی دینے میں مددگار ثابت ہوا۔ بلکہ ریشے سے دھاگا بنانے کے عمل میں استعمال ہونے والا چرخہ بھی اسی ایجاد کا مرہونِ منّت ہے کیونکہ اگر ریشے کو دھاگے میں تبدیل نہ کیا جا سکتا تو کپڑے کی بنائی تقریباً ناممکن تھی۔ اس سے انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار بھی ہوتا تھا۔ کھڈی پر بنائے گئے کپڑے کو کاٹا اور سیا نہیں جاتا تھا بلکہ مختلف انداز میں اوڑھا جاتا تھا۔

قدیم مصری لباس کو تراش کر تیار کیا گیا ہے۔ لباس کا انداز لوگوں کی سماجی حیثیت کا مظہر ہے۔

سلے / ان سلے حصوں پر مشتمل قدیم رومی لباس

لباس کو مختلف انداز میں اوڑھنے کے انداز مختلف تہذیبوں سے ہوتے ہوئے دورِ جدید تک پہنچے۔ ہر تہذیب اور دور میں ان کا نام بدلا مگر کام تقریباً ایک ہی تھا یعنی جسم کو ڈھانپنا اور جسمانی خدوخال کو آراستہ کرنا مثلاً رومیوں کا لباس ٹوگا (Toga)، مصریوں کا لباس شکینٹی (Schentti) یونانیوں کا لباس چیٹون (Chiton) ہندوؤں کا لباس ساڑھی، پنجاب کا لباس دھوتی، کرتا، دوپٹہ اور شال وغیرہ۔ ان میں سے کچھ لباس آج بھی مقبول ہیں مثلاً ساڑھی، دوپٹہ، شال، دھوتی وغیرہ۔

1.2.3 لباس کے ارتقاء کا تیسرا دور

لباس کے ارتقاء کا تیسرا دور تقریباً 15000 سال قبل از مسیح شروع ہوا۔ارتقاء کے اس دور کی ابتداء شینگ (Shang) دور میں چین (China) میں ہوئی۔اس دور میں چین کے ذہین لوگوں نے ریشم کے کیڑے سے کپڑا بنانا سیکھا۔پرانے زمانے میں کپڑے کو کاٹ کر سینے کا رواج کم تھا،زیادہ تر لوگ کپڑے کو اپنے گرد لپیٹ کر لباس تیار کر لیتے تھے۔یہ لباس ایسا ہوتا تھا جس میں جسم کے خدوخال کم سے کم نمایاں ہوتے تھے،دیکھنے میں یہ سیدھا سادا اور مستطیل کپڑا نظر آتا تھا۔

موجودہ دور میں زیادہ تر لباس جسم کے خدوخال کو مدنظر رکھ کر کاٹے اور سیئے جاتے ہیں۔بعض اوقات لباس کا ایک حصہ کاٹ کر سیا جاتا ہے اور کوئی دوسرا اہم حصہ ان سلا ہوتا ہے مثال کے طور پر شلوار اور قمیض کو کاٹ کر سیا جاتا ہے جبکہ دوپٹے اور شال کو جسم کے اوپر اوڑھا جاتا ہے۔اسی طرح ساڑھی میں بلاؤز کو سیا جاتا ہے اور ساڑھی کو جسم کے گرد لپیٹا جاتا ہے۔

لباس کے ارتقاء پر نظر دوڑاتے ہوئے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لباس خواہ کسی دور، تہذیب یا قوم کا ہو۔اس کی تین بنیادی اقسام ہیں مثلاً سلا ہوا لباس ، جسمانی خدوخال کے مطابق آراستہ لباس (Draped Dress) اور مخلوط لباس (Composite Dress)

> **اہم معلومات**
>
> کپڑے سے جسمانی خدوخال کو آراستہ کرنا یعنی Drape لباس کی وہ قسم ہے جسے بغیر کاٹے اور سیئے اوڑھا جاتا ہے۔

1.3 پارچہ بافی اور لباس کے مطالعہ کی اہمیت (IMPORTANCE OF STUDYING TEXTILES AND CLOTHING)

1.3.1 پارچہ بافی کے مطالعہ کی اہمیت

پارچہ بافی سے مراد وہ ہنر ہے جس سے ریشے یا کسی اور ذریعہ سے کپڑا بنایا جاتا ہے اور بعد ازاں اسے مختلف طریقوں سے استعمال میں لایا جاتا ہے۔گویا کہ پارچہ بافی کی صنعت تیاری کے لحاظ سے درج ذیل پانچ اقسام میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔

(1) پارچہ بافی بُنت (Weaving) کے ذریعے

(2) پارچہ بافی بُنائی (Knitting) کے ذریعے

(3) پارچہ بافی قالین بافی (Carpeting) کے ذریعے

(4) پارچہ بافی چمڑے کی صنعت (Leathercraft) کے ذریعے

(5) پارچہ بافی نمدے (Felting) کے ذریعے

(1) پارچہ بافی بُنت (Weaving) کے ذریعے

اس طریقے میں ریشے سے دھاگا بنایا جاتا ہے اور دھاگے سے بنت کے مختلف طریقوں سے کپڑا بنایا جاتا ہے۔ ریشہ درج ذیل ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے مثلاً

(i) قدرتی ریشہ قدرتی ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے مثلاً کاٹن، ریشم، اون، پٹ سن وغیرہ

(ii) انسانی خودساختہ ریشہ مختلف کیمیاوی عوامل کے ذریعے کارخانوں میں تیار کیا جاتا ہے مثلاً رے آن، پولی ایسٹر، نائیلون، ایسی ٹیٹ وغیرہ

ریشہ قدرتی ہو یا انسانی خودساختہ اس سے انواع واقسام کے پارچہ جات تیار کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر لباس اور گھر میں استعمال ہونے والے پارچہ جات مثلاً پردے، چادریں، تولیے، صوفہ کور، کشن، نیپکن اور ٹی کوزی وغیرہ۔ غرض یہ کہ آپ اپنے گھر اور گردوپیش میں جس طرف بھی نظر دوڑائیں ہر جگہ کسی نہ کسی صورت میں آپ کو کپڑے کا استعمال نظر آئے گا۔

بُنت سے تیار کردہ کپڑوں کا مختلف طریقوں سے استعمال

(2) پارچہ بافی بُنائی (Knitting) کے ذریعے

اس طریقے میں ریشے سے دھاگا بنایا جاتا ہے اور کپڑا بنانے کا عمل تانے اور بانے کی بجائے بُنائی (Knitting) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے تیار کردہ کپڑے مختلف طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں مثلاً سویٹر، ٹی شرٹ، جرابیں، زیر جامہ وغیرہ۔ بُنائی (Knitting) کے لیے درج ذیل طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

(i) ہاتھ کی بُنائی (Hand Knitting)

(ii) مشین کی بُنائی (Machine Knitting)

(3) پارچہ بافی قالین بافی کے ذریعے (Carpeting)

قالین بافی کا ہنر صدیوں پرانا ہے۔قالین بافی دو طریقوں سے کی جاتی ہے۔

(i) ہاتھ سے قالین بافی: اس طریقے میں اونی ریشوں سے دھاگا بنایا جاتا ہے۔رنگائی کے بعد کاریگر مختلف قسم کی گرہیں لگا کر قالین بناتے ہیں۔ہاتھ سے بنے ہوئے ان قالینوں میں ایسی منظر کشی اور گلکاری کی جاتی ہے جس کو دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں۔فرش پر بچھانے کے علاوہ ایسے قالین دیواروں کی زینت بھی بنتے ہیں اور کافی مہنگے ہوتے ہیں۔

ہاتھ سے تیار کردہ قالین کا ایک نمونہ

(ii) مشین سے قالین بافی : مشین سے قالین بافی کی تکنیک زیادہ پرانی نہیں۔ایک دن میں ہاتھ سے قالین بافی کی نسبت کئی گنا زیادہ قالین بنائے جا سکتے ہیں۔دیدہ زیب رنگوں اور ڈیزائینوں میں یہ قالین جدید طرز رہائش کی آرائش اور زیبائش میں اضافہ کرتے ہیں اور سستے بھی ہوتے ہیں۔

(4) پارچہ بافی چمڑے کی صنعت (Leathercraft) کے ذریعے

مختلف جانوروں مثلاً گائے، بھینس، بھیڑ، بکری اور اونٹ کی کھال کو مختلف کیمیائی مراحل سے گزار کر ان سے بہت سی اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔مثلاً لیدر جیکٹ، بیلٹ، بٹوے، بیگ، جوتے، لیمپ شیڈ وغیرہ۔

چمڑے سے تیار کردہ مختلف مصنوعات

(5) پارچہ بافی نمدے (Felting) کے ذریعے

نمدا بنانے کا ہنر کافی پرانا ہے۔جو صرف اونی ریشے کے لیے ہی ہے۔اس طریقے میں ریشوں کو ہموار سطح پر تہہ در تہہ بچھا کر نمی اور حرارت پہنچائی جاتی ہے اور پھر دباؤ ڈال کر ان ریشوں کو دبا دیا جاتا ہے۔یہ عمل بار بار کیا جاتا ہے جب تک کہ تمام ریشے دب کر ایک شیٹ (Sheet) کی شکل اختیار نہ کر لیں۔اس طریقے سے تیار کردہ کپڑے دیرپا، مضبوط اور لچک دار نہیں ہوتے۔

ہماری زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جہاں ہم پارچہ بافی کی صنعت سے مستفید نہ ہوتے ہوں۔ مثال کے طور پر جب ہم سوتے ہیں تو ہمارے بستر کی چادر، تکیے، گدے سب پارچہ بافی کا نمونہ ہیں۔ اس کے علاوہ ہم اس صنعت کی مصنوعات کو ہر وقت استعمال میں لاتے ہیں مثلاً تولیے، لباس، بیگ، جوتے، سیٹ کور (Seat cover) ان مصنوعات میں سے چند ایک ہیں۔ موسم کی شدت سے بچنے کے لیے اور ہماری شخصی پہچان میں بھی اس صنعت کا بہت اہم کردار ہے۔

اگر آج کل کی انسانی ترقی کی منزلوں پر نگاہ دوڑائیں تو پارچہ بافی کا کردار نمایاں نظر آتا ہے۔ مخصوص قسم کے لباس کے بغیر انسان کا خلاء میں اور چاند پر اترنا ناممکن تھا۔ سمندر کی جن گہرائیوں میں آج کا انسان غوطہ لگاتا ہے اس کے لیے بھی لباس کی خاص قسم درکار ہے۔ آگ لگ جانے کی صورت میں جو عملہ آگ بجھانے کا کام کرتا ہے ان کا لباس خاص تکمیلی مراحل (Finishing Processes) سے تیار کیا جاتا ہے جو آگ نہیں پکڑتا۔ اسی طرح بارش اور برف سے بچاؤ کے لیے ایسے مخصوص طریقوں سے کپڑا تیار کیا جاتا ہے جو گیلا نہیں ہوتا اور پہننے والے کو آرام دہ رکھتا ہے۔ سخت دھوپ سے بچنے کے لیے ایسا کپڑا بنایا جاتا ہے جو سائبان کا کام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے عارضی خیمے بھی بنائے جاتے ہیں۔

1.3.2 لباس کے مطالعہ کی اہمیت

موجودہ دور میں لباس ہماری زندگی کا اہم جز ہے۔ جو نہ صرف مذہبی، سماجی، معاشی اور موسمی اعتبار سے ہمارے ساتھ ہے۔ بلکہ نفسیاتی طور پر بھی اس کے اثرات ہماری شخصیت میں نکھار پیدا کرتے ہیں۔

(i) مذہبی اعتبار سے لباس کی اہمیت

دین اسلام ایک مکمل فلسفہ حیات ہے۔ تمام امور میں مذہب ہمارا رہنما ہے لباس کے معاملے میں بھی ہمارے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ پردہ تو آنکھ یا نیت کا ہوتا ہے لیکن ہمارا مذہب ہمیں یہ شعور دیتا ہے کہ معاشرے کی اخلاقی حدود کو برقرار رکھنے کے لیے عملی طور پر بھی لباس کا باپردہ ہونا ضروری ہے۔

پردے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایسی حدود متعین فرما دی ہیں جن کی تعمیل نہ کرنا بے پردگی اور معاشرتی بے راہ روی کا سبب بن سکتا ہے۔ پردے کی اہمیت اور ضرورت قرآن مجید کی درج ذیل آیات سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے:

> اے پیغمبرؐ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کے لیے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ الاحزاب 59:33)

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ ان سے خبردار ہے۔ (سورۃ النور 30:24)

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹیوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجیوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔ (سورۃ النور 31:24)

الغرض یہ کہ لباس کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ

(i) لباس جسم کو پوری طرح ڈھانپتا ہو صرف ہاتھ، پاؤں اور چہرہ نظر آئے۔

(ii) لباس ڈھیلا ڈھالا ہو تاکہ جسم کے خدوخال نمایاں نہ ہوں۔

(iii) لباس موٹے کپڑے سے بنا ہو تاکہ آر پار دکھائی نہ دے۔

(iv) لباس میں خودنمائی یا اسراف کا پہلو نہ ہو۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حج کے موقع پر تمام مسلمانوں کو احرام پہننے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ دنیاوی لباس ہمارے خشوع و خضوع میں رکاوٹ کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس لیے تمام دنیا سے مسلمان جب اللہ کے گھر حاضری کے لیے آئیں تو ذہنی اور ظاہری طور پر اپنی دنیاوی خواہشات کی نفی کر کے آئیں۔

(ii) سماجی زندگی میں لباس کی اہمیت

لباس ہماری سماجی حیثیت، رتبے اور شخصیت کے متعلق وہ ان کہا پیغام ہے جو بے زبان ہوتے ہوئے بھی تمام معلومات فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم لباس سے کسی کی معاشی حیثیت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ لباس کو دیکھ کر کسی حد تک اس شخص کے خیالات اور رتبے کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(iii) جنسی تفریق میں لباس کی اہمیت

تمام مہذب معاشروں میں خواتین کا لباس مردوں سے مختلف ہوتا ہے تا کہ دور سے ہی اندازہ ہو سکے اور غلط فہمی کی بنا پر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ معاشرتی طور پر خواتین کا کردار مردوں سے مختلف ہوتا ہے۔ یہی تفریق ان کے لباس میں بھی وضاحت سے نظر آتی ہے یعنی خواتین کے لباس میں سجاوٹ، بناوٹ اور نزاکت زیادہ نظر آتی ہے۔ جبکہ مردوں کا لباس سادہ مگر باوقار ہوتا ہے۔ شلوار قمیض اور دوپٹہ / چادر خواتین کا لباس ہے۔ جبکہ مردوں کی شلوار قمیض اور چادر اوڑھنے کا انداز بھی قطعی مختلف ہے۔

(iv) عمر کے لحاظ سے لباس کی اہمیت

لباس بناتے وقت پہننے والے کی عمر کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ شوخ رنگ اور نت نئے انداز نوجوانوں کے لیے قابل قبول ہیں جبکہ درمیانہ اور ادھیڑ عمر افراد کے لیے سادہ لباس ہی مناسب ہیں۔

(v) پیشے اور رتبے کے لحاظ سے لباس کی اہمیت

سماجی زندگی کے آغاز سے ہی انسان نے لباس کو اپنی حیثیت کے اظہار کے لیے استعمال کیا تا کہ قبیلے کے افراد بغیر کچھ کہے ایک دوسرے کے معاشرتی درجہ اور مقام سے واقف ہو سکیں۔ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا نت نئی ایجادات دیکھنے میں آئیں۔ موجودہ دور میں پارچہ بافی کے انتہائی جدید طریقے استعمال ہو رہے ہیں لیکن پھر بھی سماجی رتبے اور حیثیت کے اظہار کے لیے لباس ہی کا سہارا لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر فوج کے کمانڈر کا یونیفارم سپاہی سے مختلف ہوتا ہے جس کی وجہ سے اگر چہ سپاہی پہلی دفعہ کمانڈر کو دیکھے گا، مگر اسے اندازہ ہوگا کہ مجھے اس کا حکم ماننا ہے۔ اسی طرح ہسپتال میں ڈاکٹر سفید کوٹ پہنے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ نرسوں کا یونیفارم مختلف ہوتا ہے جس سے ان کے کام کی نوعیت اور حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سکول میں طالبات نے ایک جیسا یونیفارم پہنا ہوتا ہے جبکہ کلاس کی مانیٹر کے یونیفارم پر بیج (Badge) لگایا ہوتا ہے جس سے اس کی انفرادی حیثیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اساتذہ کا لباس طالبات سے مختلف ہوتا ہے تا کہ طالبات کو دور سے ہی اساتذہ کا علم ہو سکے۔ اس کے علاوہ مختلف اداروں کے کارندوں کے لباس پر بھی کوئی نہ کوئی ایسا نشان ضرور ہوتا ہے جس سے ان کے کام کی نوعیت اور سماجی حیثیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(vi) سماجی اقدار میں لباس کی اہمیت

افراد یا خاندان جب طویل عرصہ تک اکٹھے زندگی گزارتے ہیں تو ایک معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اکٹھے رہتے ہوئے افراد کچھ عادات اور رویوں کو مثبت سمجھتے ہوئے اپناتے ہیں جبکہ کچھ عادات اور رویوں کو گروہ کی اجتماعی زندگی کے لیے منفی سمجھتے ہوئے نہیں اپناتے۔ سماجی اقدار سے مراد وہ رویے ہیں جنہیں معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ سماجی اقدار میں لباس وہ واحد طریقہ ہے جس سے ہم معاشرے کے ساتھ اپنی ہم آہنگی کا اظہار کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے معاشرے میں لباس کا باپردہ

ہونا ہماری سماجی اقدار کے مطابق ہے جبکہ ایسا لباس جو جسم کے کسی بھی حصے کی عریانی کا باعث بنے، ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔

(vii) سماجی رسومات میں لباس کی اہمیت

روزمرہ زندگی میں ہم بڑی حد تک لباس کے انتخاب میں اپنی پسند و ناپسند اور آرام کا خیال رکھتے ہیں۔ لیکن شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں ہمیں موقع و محل کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ موسم خواہ کتنا بھی شدید گرم یا سرد ہو ہمیں تقریب کی مناسبت سے لباس کا انتخاب کرنا پڑتا ہے ورنہ میزبان یہ سمجھتا ہے کہ شرکت کرنے والے مہمان اس کی خوشی میں خوش نہیں ہیں۔

(viii) موسم کے لحاظ سے لباس کی اہمیت

ابتداء ہی سے انسان موسم کی سختیوں کا مقابلہ کرتا آیا ہے مثال کے طور پر ابتداء میں انسان نے سخت سردی سے بچاؤ کے لیے جانوروں کی کھال استعمال کی۔ آج بھی اونی ریشہ جسم کی گرمی برقرار رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ معتدل اور گرم مرطوب علاقوں میں دھوپ سے بچاؤ کے لیے لباس سے جسم کو محفوظ رکھنے کا کام لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ریگستانی علاقے میں کوئی سایہ نہیں ہوتا۔ سورج کی شعاعیں براہ راست جسم پر پڑتی ہیں اور سورج کی تپش سے ریت بھی بے انتہا گرم ہو جاتی ہے ایسے موسم میں وہاں کے مقامی افراد لباس کی زائد تہوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ مثال کے طور پر مردوں کی پگڑی کی تہیں میدانی علاقوں کی پگڑی سے زیادہ ہوتی ہیں اسی طرح خواتین کے گھاگھرے کی تہوں کی تعداد میدانی علاقوں کی خواتین کے گھاگھروں کی نسبت کہیں زیادہ ہوتی ہیں یعنی کہیں لباس کو سردی کی شدت سے اور کہیں گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

(ix) شخصیت اور نفسیات کے لحاظ سے لباس کی اہمیت

ہم تجرباتی طور پر مختلف ممالک کے پکے ہوئے پکوان کھا سکتے ہیں، نقل مکانی کر سکتے ہیں، گھر کی آرائش میں دوسروں کے مشورے پر عمل کر سکتے ہیں مگر جہاں تک لباس کا تعلق ہے اس میں ہم کوئی خطرہ مول نہیں لیتے۔ ہم ویسا ہی لباس پہنتے ہیں جسے ہم بہتر سمجھتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں یہ کہنا چاہیے کہ جیسا ہم نظر آنا چاہتے ہیں۔ "انسان کے بولنے، چلنے، پھرنے، اٹھنے، بیٹھنے، گفتگو، خیالات اور جسمانی خدوخال کے مجموعہ کو شخصیت کہا جاتا ہے"۔

شخصیت کو درج ذیل چھ اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(i) شرمیلی شخصیت (Demure Personality)
(ii) نازک اندام شخصیت (Dainty Personality)
(iii) کھلاڑی شخصیت (Sturdy Personality)
(iv) شوخ و چنچل شخصیت (Vivacious Personality)
(v) ڈرامائی شخصیت (Dramatic Personality)
(vi) سنجیدہ و متین شخصیت (Dignified Personality)

لباس میں انسان کی نفسیات کا عمل دخل اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ اگر اسے ایسا لباس پہننا پڑے جو اس کی فطرت اور ذہنی معیار کے مطابق نہ ہو تو ایسی شخصیت اس حد تک پریشان ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے معمولات زندگی کے اہم کام بھی پرسکون انداز سے نہیں کر سکے

گی اور اپنے اردگرد کے باقی افراد کے لیے بھی پریشانی کا باعث بنے گی۔ بعض اوقات آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ اگر کوئی انسان معاشرتی روایات سے بغاوت کرتا ہے یا اس کی سوچ معاشرے کی مجموعی سوچ سے تضاد رکھتی ہے تو اس کا اظہار وہ لباس کے ذریعے بھی کرتا ہے۔

(x) لباس کی معاشی اہمیت

لباس خواہ کسی بھی ریشے سے بنا ہو وہ مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد مکمل ہوتا ہے۔ اس میں سے ہر مرحلہ کچھ لوگوں کے لیے معاش کا ذریعہ ہوتا ہے جس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو وہ اپنی زندگی کی باقی ضروریات کو حاصل کرنے میں لگاتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسان کپاس کی فصل سے روئی حاصل کرتا ہے۔ روئی کا خریدار اس سے مختلف انواع و اقسام کے دھاگے بناتا ہے جس میں تربیت یافتہ ٹیکسٹائل انجینئر کے علاوہ عام مزدور بھی شامل ہوتے ہیں۔ دھاگا بہت سے لوگوں کا روزگار بننے کے بعد اپنی اگلی منزل یعنی کپڑا بننے کی صنعت میں پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر کپڑے کے رنگ بنانے اور رنگنے والے (Dyer)، مختلف کیمیکل بنانے والے، کپڑے کے لیے نت نئے پرنٹ بنانے والے، کپڑے کو مارکیٹ تک پہنچانے اور متعارف (Advertise) کرانے والے یعنی کپڑا اپنی تکمیل کے ہر مرحلے پر کئی لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے۔

کیا آپ نے کبھی سوچا؟

ایک سوتی جوڑا آپ تک پہنچنے سے پہلے کتنے مراحل سے گزرتا ہے اور کتنے لوگوں کے معاش کا ذریعہ بنتا ہے؟

اس کی اگلی منزل ریڈی میڈ گارمنٹ فیکٹری ہے یا پھر خریدار اپنا لباس خود تیار کرتا یا کرواتا ہے۔ گارمنٹ فیکٹری میں لباس بنانے میں کئی لوگوں کی محنت شامل ہوتی ہے مثلاً فیشن ڈیزائنر ڈیزائن تخلیق کرتا ہے جسے عملی جامہ پہنانے کے لیے اسے سلائی کے علاوہ اور بہت سے آرائشی مراحل سے گزارا جاتا ہے مثلاً آرائشی ٹانکے، لیس، بٹن، زپ، اسٹکر وغیرہ وغیرہ۔
سلائی اور تکمیلی تیاری کے بعد لباس کی پیکنگ کی جاتی ہے جہاں سے یہ اپنی اگلی منزل یعنی دوکان اور پھر اپنی منزل مقصود یعنی خریدار تک پہنچتا ہے۔ ڈیزائن کی تخلیق سے خریدار تک لباس اپنی تکمیل کے ہر مرحلے میں روزگار کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے اسی لیے یہ کہا جاتا ہے کہ لباس معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

لباس کی تیاری کے مختلف مراحل

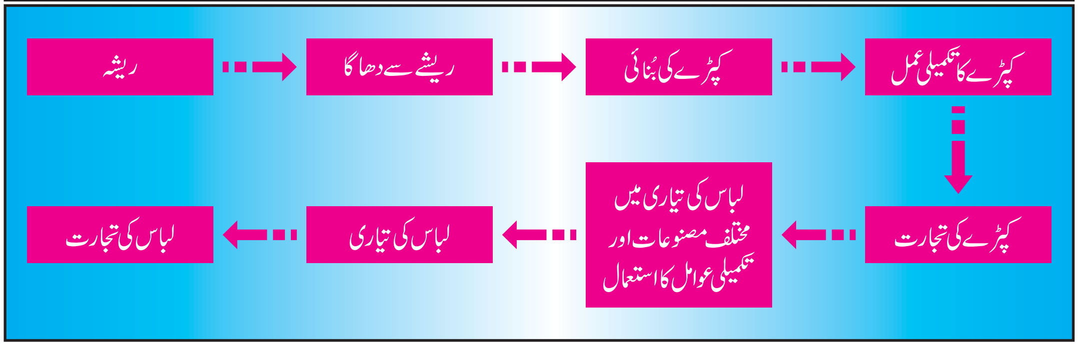

اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ سوچنے سمجھنے اور تخلیق کی صلاحیت سے نوازا ہے۔ جس کا ایک رخ ہم آئے دن نت نئے پارچہ جات اور ملبوسات کے روپ میں دیکھ رہے ہیں جو نہ صرف ذوق کی تسکین کا باعث بنتے ہیں بلکہ آغاز سے تکمیل تک بہت سے معاشرتی گروہوں کو ایک دوسرے سے جوڑتے ہیں اور معاش کے نت نئے ذرائع بناتے ہیں۔

لباس کی تیاری کے مختلف مراحل جو ابتدائی دور سے ہی افراد کے روزگار کا ذریعہ بنتے رہے ہیں۔

1.4 عہد حاضر میں پارچہ بافی اور لباس کے مطالعہ کی ضرورت
(CURRENT NEEDS OF STUDYING TEXTILES AND CLOTHING)

موجودہ دور علم اور آگہی کا دور ہے۔ سائنس اور ریسرچ کی بدولت نت نئی ایجادات سامنے آتی ہیں یہی حال پارچہ بافی اور لباس کی صنعت کا ہے۔ زمانے کی تیز رفتاری کا اثر ہمیں پارچہ بافی کی صنعت اور لباس کی تیاری کے مروجہ طریقوں میں نمایاں نظر آتا ہے۔ مارکیٹ میں جتنی اقسام کے کپڑے نظر آتے ہیں ان کو بنانے، استعمال کرنے اور دیکھ بھال کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔ اس لیے پارچہ جات اور لباس کی تیاری کے جدید طریقوں سے آگاہ ہونا اور اس شعبے میں مہارت حاصل کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے۔

پاکستان میں پارچہ بافی کا شعبہ زراعت کے بعد دوسرا بڑا شعبہ ہے اور معاشیات میں اس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی سی ہے۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر اس کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھنے کے لیے ذہین اور محنتی لوگوں کی اس شعبے میں آنے کی ضرورت ہے تاکہ مزید تحقیق کی بدولت ہم باقی اقوام میں سر اٹھا کر جی سکیں۔

1.4.1 پارچہ بافی کے مطالعہ کی ضرورت

پارچہ بافی کا علم سمندر کی طرح عمیق، گہرا اور قدیم ہے مگر آج بھی تحقیق کا علم اسے نئے نئے روپ دیتا ہے اور اس کے استعمال اور دیکھ بھال کے طریقے بھی بدلتے رہتے ہیں۔ صنعت و حرفت کے اس شعبے سے آگاہی جہاں صارف کو صحیح کپڑا منتخب کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ وہیں پر ہنرمند افراد کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور ذہانت کو استعمال میں لانے کا موقع ملتا ہے۔ پارچہ بافی کا شعبہ اپنے اندر اتنی وسعت لیے ہوئے ہے کہ ایک مزدور سے لے کر ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انجینئر تک سب اپنی محنت، ہنر اور علم کا حصہ ڈالتے ہیں تو کپڑا تیار ہوتا ہے۔ پارچہ بافی کے مطالعہ کے دو پہلو ہیں۔

-1 بنانے کی نظر سے پارچہ بافی کے مطالعہ کی ضرورت

-2 صارف کی نظر سے پارچہ بافی کے مطالعہ کی ضرورت

-1 بنانے کی نظر سے پارچہ بافی کے مطالعہ کی ضرورت: پارچہ بافی کے لیے ریشوں کے انتخاب سے لے کر کپڑے کی مارکیٹنگ تک کے چند مراحل اور ان کی اہمیت ذیل میں درج ہے۔

(i) **ریشوں کا انتخاب:** کسی بھی قسم کے کپڑے کا بنیادی جز ریشہ ہوتا ہے اور کپڑے کی کوالٹی کا انحصار اسی پر ہے کہ کپڑے کو کس کام میں لانا ہے۔ ریشوں کے انتخاب میں اس کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ خصوصی مہارت اور علم کے بغیر انتخاب کرنا ناممکن ہے۔ مثال کے طور پر اونی ریشہ بھیڑ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ مگر اعلیٰ درجہ کی اون کو اونی لباس میں اور کم تر درجے کی اون کو قالین بافی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سوتی کپڑا کپاس سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اگر کپاس کی چنائی بروقت نہ کی جائے تو اس سے تیار شدہ کپڑا نہ تو رنگا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی تکمیلی عمل بشمول پرنٹنگ صحیح طریقے سے ہوسکتی ہے۔ یہی حال دیگر قدرتی اور خودساختہ ریشوں کا ہے۔ اس علم سے لاعلمی وقت، توانائی اور پیسے کے ضیاع کا باعث بن سکتی ہے۔

(ii) **دھاگے (Yarn) سے کپڑے کی بنائی تک:** ریشے سے دھاگا بنایا جاتا ہے اور دھاگا کپڑا بنانے کے کام آتا ہے۔ قدرتی ریشے سے دھاگا بناتے وقت اسے بل (Twist) دیے جاتے ہیں جو کپڑے کے استعمال کی مناسبت سے کم یا زیادہ ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر مضبوط کپڑے کے لیے زیادہ بل اور نرم کپڑے کے لیے نسبتاً کم بل دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح انسانی خودساختہ ریشوں کی تیاری میں ریشے کی موٹائی یا باریکی، ریشوں کی چمک یا سادگی کا تعین کپڑے کے استعمال کے مطابق کیا جاتا ہے اس لیے اس کے بارے میں علم ہونا ضروری ہے۔

دھاگے سے کپڑا دو طریقوں سے بنتا ہے مثلاً بُنائی کا طریقہ اور بُنت کا طریقہ۔ ان دونوں طریقوں سے کپڑا تیار کرنے کے مزید کئی طریقے ہیں یعنی سادہ سے لیکر انتہائی پیچیدہ کمپیوٹرائزڈ طریقے تک۔ ہر طریقے سے تیار شدہ کپڑا کسی نہ کسی خاص استعمال کے لیے تیار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر لباس کے لیے تیار کردہ کپڑا پردوں اور چادروں کے لیے تیار کردہ کپڑوں کی نسبت

مختلف ہوتا ہے،اسی طرح شادی بیاہ کی تقریبات کے لیے تیار کردہ کپڑا عام استعمال کے لیے تیار کردہ کپڑوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کپڑوں کو مختلف طریقوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ پارچہ جات کو مختلف طریقوں سے تیار کرنے کے لیے خصوصی علم، مہارت اور تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔علم کی اس شاخ کو ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی (Textile Technology) کہا جاتا ہے۔

(iii) **رنگائی/چھپائی اور دیگر تکمیلی مراحل**: پارچہ جات کو مختلف کیمیاوی عوامل سے گزار کر اسے عام لباس کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً فائر بریگیڈ کا یونیفارم، ترپالیں، خیمے اور چھاتے وغیرہ۔مختلف پارچہ جات کو تیار کرنے کے خصوصی علم کے مختلف شعبے درج ذیل ہیں۔

- رنگنا (Dyeing)
- چھپائی (Printing)
- تکمیلی عمل (Finishing)

2- صارف کی نظر سے پارچہ بافی کے مطالعہ کی ضرورت: کپڑے کو پُرکشش بنانے کے لیے ہر سال نت نئے رنگ و ڈیزائن مارکیٹ میں لائے جاتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ہر موسم میں پہلے کپڑوں کی موجودگی کے باوجود نئے کپڑے خرید لیے جاتے ہیں۔ پارچہ جات کی تیاری کے بعد اسے ملکی اور غیر ملکی مارکیٹ میں لانے کے لیے خاص مہارت، قوانین اور تجارت کے اصولوں کا علم ہونا ضروری ہے۔تاکہ نہ صرف تیار کردہ پارچہ جات کی بہتر طریقے سے فروخت کی جاسکے۔ بلکہ بین الاقوامی منڈیوں کے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے مفادات کا تحفظ کیا جاسکے۔ پارچہ بافی میں علم کے اس خاص شعبے کو Marketing کہا جاتا ہے۔

1.4.2 لباس کے مطالعہ کی ضرورت

1- بنانے کی نظر سے لباس کے مطالعہ کی ضرورت : لباس کی کٹائی سے لے کر لباس کی پیکنگ تک ہر کام میں ایک خاص معیار کا خیال رکھا جاتا ہے۔اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے کے لیے ہر مرحلے پر تربیت بہت ضروری ہے مثال کے طور پر پتلون (Pants) تیار کرنے کی فیکٹری میں ایک وقت میں کم از کم ڈھائی سو پیس الیکٹرانک کٹنگ مشین (Electronic cutting machine) سے کاٹے جاسکتے ہیں۔ کپڑے کی تہوں کا درست سمت میں ہونا ضروری ہے تاکہ کپڑا ضائع نہ ہو۔اسی طرح سے لباس کی سلائی کے دوران ٹانکوں کا برابر ہونا، مختلف حصوں کا ایک سا ہونا وغیرہ وغیرہ، ان سب کے لیے علم اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔

لباس اپنی تیاری کے تمام مراحل سے گزر کر ایک مرتبہ پھر جانچا جاتا ہے۔ جانچنے والی ٹیم کا مطلوبہ معیار سے باخبر ہونا نہایت ضروری ہے۔اس کے بعد لباس پر لیبل لگائے جاتے ہیں۔ جو لباس کی قیمت، سائز، بنانے والی کمپنی، دوران استعمال احتیاط اور دھلائی کے طریقوں سے متعلق ہوتے ہیں اور صارفین کی آگاہی کے لیے لگائے جاتے ہیں۔

لباس کی مارکیٹنگ کے لیے تمام قومی اور بین الاقوامی اصول تجارت اور معیار کا علم ہونا ضروری ہے۔آجکل دنیا کو گلوبل ویلیج (Global Village) کہا جاتا ہے کیونکہ انٹرنیٹ کی بدولت ہر وقت پوری دنیا سے باخبر رہا جاسکتا ہے اور پاکستان میں رہتے ہوئے یہ ممکن ہے کہ آپ امریکہ، افریقہ، یورپ یا کسی بھی ملک سے آرڈر لے سکیں یا آرڈر دے سکیں۔مگر تجارت کی دنیا میں اپنا نام اور اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے لیے علم کی ایک خاص شاخ کی ضرورت ہوتی ہے جسے مارکیٹنگ (Marketing) کہا جاتا ہے۔یعنی لباس بنانے کے عمل سے صارف تک پہنچانے کا علم، مہارت اور تجربے کا متقاضی ہے اور ہر مرحلہ روزگار کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ ملک کے لیے زرمبادلہ کا باعث بھی بنتا ہے۔

2- صارف کی نظر سے لباس کے مطالعہ کی ضرورت: موجودہ دور میں زندگی گوناگوں مصروفیات میں جکڑی ہوئی ہے بعض اوقات یہ ممکن نہیں ہوتا کہ کپڑا خرید کر اس کی سلائی کروائی جائے اگر مارکیٹ میں مختلف بوتیک (Boutique) پر ریڈی میڈ ملبوسات با آسانی دستیاب ہوں اور ان کو موقع کی مناسبت سے خریدنے کی سہولت موجود ہو تو ضرورت اس امر کی ہے کہ صارف اتنا باعلم ہو کہ وہ اپنی فوری ضرورت کے مطابق لباس کا انتخاب کر سکے۔اس کے لیے خاص طور پر صارف کا مندرجہ ذیل دو شعبوں میں باعلم ہونا بہتر خریداری کی ضمانت دے سکتا ہے۔

(i) ریشوں کی خصوصیات کا علم: ریشوں کی ساخت اور ان کی مختلف خصوصیات کا علم صارف کو اپنی ضروریات کے مطابق صحیح انتخاب میں مددگار ثابت ہوتا ہے یعنی مختلف ریشوں میں نمی جذب کرنے کی صلاحیت، حرارت جذب کرنے کی صلاحیت، جلنے کے بعد کا عمل وغیرہ وغیرہ۔مثال کے طور پر نائیلون کا ریشہ مضبوط ہوتا ہے اس پر نہ تو داغ پڑتا ہے اور نہ ہی شکنیں۔ مگر روزمرہ ملبوسات کے لیے نائیلون ایک غلط انتخاب ہے کیونکہ یہ نمی جذب نہیں کرتا اس لیے پسینہ بھی جذب نہیں کرتا۔جس کے باعث اس کا استعمال بجائے راحت کے تکلیف کا سبب بنتا ہے۔لباس بناتے وقت ریشوں کے جلنے کے عمل کا علم ہونا نہایت ضروری ہے۔آگ لگ جانے کی صورت میں سوتی ریشہ فوراً جل کر راکھ ہو جاتا ہے جبکہ نائیلون اور چند دوسرے خود ساختہ ریشے پگھل کر جسم کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔اس لیے ریشوں کا علم رکھنے والا صارف باورچی خانہ میں چولہے کے استعمال کے دوران نائیلون والا لباس کبھی بھی استعمال نہیں کرے گا۔

(ii) لباس سے متعلق لیبل پر چسپاں مختلف علامات (Symbols) کا علم: ریڈی میڈ ملبوسات کے ساتھ لیبل چسپاں ہوتے ہیں جن پر دی گئی معلومات صارف کو اپنی ضروریات کے مطابق لباس کا انتخاب کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں اگر صارف کسی خاص کمپنی پر اعتماد کرتا ہو تو لباس پر موجود برینڈ (Brand) انتخاب کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں جبکہ تعارفی (Informative) لیبل میں لباس کا سائز، قیمت، لباس کی تیاری میں استعمال ہونے والے ریشے اور دوران استعمال دیکھ بھال کے طریقوں کے بارے

میں تمام معلومات انتہائی مختصر اور مختلف علامات پر مبنی ہوتی ہیں۔ اگر صارف ریشوں کے بنیادی علم اور لیبل پڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہوتو وہ اپنی ضرورت کے مطابق لباس کا انتخاب کر کے اپنے قیمتی وقت اور پیسے کے ضیاع سے محفوظ رہ سکتا ہے۔لیبل پر درج علامات اوران سے وابستہ معلومات درج ذیل ہیں ۔

ہاتھ سے دھلائی	مشین سے دھلائی درمیانہ دھلائی	
بلیچ استعمال نہ کریں		
استری، درمیانہ درجہ حرارت		
ڈرائی کلین		

اہم نکات

(1) پارچہ بافی سے مراد صنعت وحرفت کے اس شعبے سے ہے جہاں قدرتی یا انسانی خودساختہ ریشوں سے پارچہ جات کی تیاری اوران پر تکمیلی عوامل کیے جاتے ہیں۔ پارچہ بافی کے علاوہ چرم سازی اور قالین بافی بھی اسی صنعت کا حصہ ہیں۔

(2) جسم کو ڈھانپنے،شخصیت کی شناخت اور سجاوٹ کے لیے استعمال ہونے والی کوئی بھی چیز خواہ وہ گھاس، پتے،کھال یا موجودہ عہد کے قدرتی یا خودساختہ ریشوں سے بنا ہوا کپڑا ہو لباس کہلاتا ہے۔

(3) لباس کا ارتقاء تین ادوار میں ہوا۔ان ادوار پر نظر دوڑاتے ہوئے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لباس خواہ کسی دور،تہذیب یا قوم کا ہو اس کی تین اقسام ہیں۔مثلاً سِلا ہوا لباس،جسمانی خدوخال کے مطابق آراستہ لباس اور مخلوط لباس۔

(4) پارچہ بافی کی صنعت کو تیاری کے لحاظ سے پانچ اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔مثلاً پارچہ بافی بُنت (Weaving) کے ذریعے، پارچہ بافی بُنائی (Knitting) کے ذریعے، پارچہ بافی قالین بافی (Carpeting) کے ذریعے، پارچہ بافی چمڑے کی صنعت (Leathercraft) کے ذریعے اور پارچہ بافی نمدہ (Felting) کے ذریعے۔

(5) ہمارے مذہب میں لباس کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایسی حدود متعین کر دی ہیں جن کی تعمیل نہ کرنا بے پردگی اور معاشرتی بے راہ روی کا سبب بن سکتا ہے۔

(6) لباس ہماری سماجی زندگی، جنسی تفریق،عمر، پیشے اور رتبے،سماجی اقدار،سماجی رسومات،موسم،شخصیت اور معاشی حیثیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

(7) موجودہ دور علم و آگہی کا دور ہے۔ سائنس اور ریسرچ کی بدولت نت نئی ایجادات سامنے آتی ہیں۔ یہی حال پارچہ بافی اور لباس کی صنعت کا ہے۔

(8) پارچہ بافی کے مطالعہ کے دو پہلو ہیں۔ مثلاً بنانے کی نظر سے پارچہ بافی کے مطالعہ کی ضرورت اور صارف کی نظر سے پارچہ بافی کے مطالعہ کی ضرورت۔

(9) لباس کے مطالعہ کے بھی دو پہلو ہیں۔ مثلاً بنانے کی نظر سے لباس کے مطالعہ کی ضرورت اور صارف کی نظر سے لباس کے مطالعہ کی ضرورت۔

(10) لباس کے مطالعہ کی ضرورت صارف کی نظر میں نہایت اہم ہے۔ خاص طور پر صارف کا دو شعبوں میں ماہر ہونا ضروری ہے یعنی ریشوں کی خصوصیات کا مطالعہ صارف کو لباس کے بہتر انتخاب میں مددگار ثابت ہوتا ہے جبکہ ریڈی میڈ ملبوسات پر چسپاں لیبل کی علامات اور دیگر معلومات صارف کو اپنی ضروریات کے مطابق لباس کا انتخاب کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

سوالات

1۔ ذیل میں دیے گئے بیانات میں ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) ارتقاء کے لحاظ سے لباس کی کتنی اقسام ہیں؟

- دو
- تین
- پانچ
- سات

(ii) لباس کے ارتقاء کے کتنے ادوار ہیں؟

- ایک
- تین
- پانچ
- چھ

(iii) قالین بافی کس دور کا ہنر ہے؟

- صدیوں پرانا
- دورِ جدید کا
- مغلیہ دور کا
- تقسیمِ ہند کے دور کا

(iv) پارچہ جات کو تیار کرنے کے کتنے شعبے ہیں؟

- دو
- تین
- پانچ
- نو

(v) شخصیت کو کتنی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے؟

- دو
- پانچ
- چھ
- دس

2۔ مختصر جوابات تحریر کریں۔

(i) پارچہ بافی سے کیا مراد ہے؟

(ii) لباس سے کیا مراد ہے؟

(iii) لباس کے ارتقاء کے کتنے ادوار ہیں؟

(iv) پارچہ بافی کی صنعت کو تیاری کے لحاظ سے کتنی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

(v) پارچہ بافی کے مطالعہ کے کتنے پہلو ہیں؟

3۔ تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

(i) لباس کے ارتقاء کے ادوار پر نوٹ لکھیں۔

(ii) لباس کے مطالعہ کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے؟

(iii) عہد حاضر میں پارچہ بافی اور لباس کے مطالعہ کی ضرورت پر نوٹ لکھیں۔

عملی کام (Practical Work)

- قدرتی اور خود ساختہ ریشوں سے تیار کردہ کپڑوں کے نمونے اکٹھے کریں۔ انہیں اپنی فائل میں چسپاں کریں اور ان کے نام بھی لکھیں۔
- اخبارات اور پرانے رسالوں سے شخصیت کی مختلف اقسام کی تصاویر اکٹھی کریں۔ انہیں فائل میں چسپاں کریں اور ان کے بارے میں تحریر کریں۔